

ناسخ و منسوخ

بحوالہ عیسائی پمفلٹ

۱۱، چند غلط فہمیاں دس منسوخ دسہ رترو پمفلٹ، کتاب المیز

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com



اسلامی مشن اور سنت محمد، لاہور

ایک پیل

اسے خود بغور پڑھئے اور دوسروں
کو خاص طور پر عیسائیوں کو پڑھوائیے

☆
اگر آپ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب چاہتے
ہیں اور ان سے مناظرہ کرنے میں دسترس حاصل کرنا
چاہتے ہیں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

اسلامی مشن سنسٹ ٹنکرا لاہور
(تعلیمی بورڈ لاہور)

ناسخ و منسوخ

باب اول تحریف

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ عیسائی اتنے دلیر ہو گئے ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم پر جان بوجھ کر ناسخ و منسوخ کی بحث شروع کر کے یا لواطت حملہ کیا ہے۔ عیسائیوں کی عادت ہو گئی ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں سے الجھتے ہیں۔ بعض اوقات کھلم کھلا اور بسا اوقات لطیف پیرائے میں اسلام اور مادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیر واجب اور ناروا حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ وقتاً فوقتاً ایسا لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اسلام کی تنقیص ہو۔ اس طرح یہ لوگ پاکستان میں مگر ہی آزادی کا نام لے کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اسلامی مشن کو بھجور ان کی سہ زدہ سرائی کا جواب دینا پڑتا ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ مسلمان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی رحق مانیں ان پر یہودیوں نے بے سرو پا الزام اور اتہام لگائے۔ ان کی کھلم بندوں ترید کر دیں۔ قرآن کریم نے تو ان کی صفائی پیش کی۔ ان کی اور ان کی عیقلہ والہہ کے دامن کو جسے یہودیوں نے داغدار کر دیا تھا۔ دندان شکن جواب دے کر بالکل پاک و سنفرہ قرار دیا۔ مگر عیسائی اس کا عوض یہ دیتے ہیں کہ ہر سال اسلام کے خلاف من گھڑت شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس طرح

عامۃ المسلمین کے قلوب کو مجروح کرنے سے باز نہیں آتے۔
 حال ہی میں مسیحی اشاعت خاد واقعہ ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور نے مندرجہ
 ذیل چار پمفلٹ شائع کئے ہیں۔ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم
 میں تحریف ہوئی ہے۔

(۲) فسوح

(۱) چند غلط فہمیاں

(۵) کتاب المنیر

(۳) رد و بدل

ان کی اشاعت پر پڑاوا ویلا ہوا۔ کابج کے طلباء اور دیگر مسلمانوں نے اس
 کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ معاملہ نزاکت اختیار کر گیا۔ مگر اسلامی
 سربراہی کانفرنس کی وجہ سے مسلمانوں نے اسے مزید جوا نہ دی۔ لاہور کے حکام
 تک معاملہ پہنچا۔ بہر حال مسیحی کتب خانہ کے منتظم مسٹر ایچ بخت نے مسلمانوں
 سے معذرت کی، اس معذرت نامہ کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے:-

M. I. K

(Masihī Ishāat Khana)

The Christian Publishing House

Ph: 64282

36-Ferozpur Road.

Lahore - 4 (W. Pak)

We regret that some Muslim friends
 have been offended by the following four tracts
 of the above publishing house:

Chand Chalat Fehmian - Mansuh - Raddohadal
 Kitabul Munayyr

We hereby promise to stop the sale of these tracts with
 immediate effect.

Sd/-

Manager 5-2-74.

اسلامی مشن لاہور کے نوٹس میں یہ معاملہ لایا گیا۔ مشن کے کنوینر نے
نوجوانوں کو صبر کی تلقین کی۔ اور مشورہ دیا کہ فی الحال اس تحریک کو ضبط میں
رکھ کر انتظار کریں۔ مشن نے یہ وعدہ کیا۔ کہ ان کا جواب شائع کیا جائے گا
اس کے تحت ان تینوں کا جواب حاضر ہے۔

ملفوظ ہے کہ ان کا جواب اس لیے بھی ضروری ہے کہ ان رسائل کے
کے ذریعہ عیسائیوں نے خطرناک چال چل کر مقدس کلام اللہ کو محرف
بتانے کی سعی کی ہے۔ اس طرح لوگوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف زہریلا
اثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

بہتر ہو گا سب سے پہلے تحریف اور نسخ کے معانی جو مستند ہیں بیان
کر دئے جائیں۔

تحریف اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔ مصنف کی تحریر کو بدل
دینا۔ تصنیف کے بعد اس کی عبارت میں تبدیلیاں کر دینا۔ اپنی
مطلب برآری کے لیے اصل کو منسوخ کر دینا۔ تحریف انسانی فعل ہوتا ہے
نسخ کے معانی نقل کرنے کے ہیں جیسے کتاب کے ایک نسخہ سے دوسرا
نسخ نقل کر لیتا۔ خواہ حکم کا بدل جانا خواہ الفاظ کا۔ اس کے معنی سمجھے
ہٹا دینے کے بھی ہیں۔ چھوڑ دینے کے بھی ہیں۔ یہ خدا کی فعل ہوتا ہے۔

قرآن کا چودہ سو سال سے اعلان ہے کہ اس کا محافظ اللہ تعالیٰ خود ہے
تاقیامت اس میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہوگا۔ جو قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہوا۔ اور آنحضرت کی حیاتِ بَرَکات میں اس کی تکمیل ہو گئی۔ اس مکمل
قرآن میں اب تک ایک لفظ کا اول بدل یا ہیر پھیر نہیں ہوا۔ قرآن تقریباً
چودہ سو سال کا لکھا ہوا موجود اور محفوظ ہے۔ اس وقت قرآن روئے زمین پر

پھیلا ہوا ہے۔ ہر ملک کے مشہور کتب خانوں میں اس کی جلدیں موجود ہیں۔ ان کا مقابلہ کر کے دیکھ لیا جائے۔ یا قحہ کنگن کو آر سی کیا۔ ایک نلف بھی کم پیش نہیں پایا جاسکتا۔

پھر قرآن نے خود اپنی تصدیق اس طرح کی۔ تمام دنیا کے لوگوں کو چلن دیا کہ آؤ ایسی دس یا اس سے بھی کم سورتیں بنا کر لاؤ۔ اللہ اللہ کس قدر اللہ کے کلام کی شان ہے کہ آج تک کسی مخالف کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ ایک آیت بھی اس کے مقابلہ میں بنا کر پیش کر سکے۔ قرآن نے اس پر بس نہیں کیا۔ بلکہ اعلان کیا۔ کہ اے جماعت کفار تم سب اکٹھے ہو کر بھی ایسی آیات بنا کرے آؤ۔ مگر چودہ سو سال گزر چکے ہیں۔ مگر مجال ہے کہ کوئی اس دعوت کو قبول کرے اس طرح قرآن نے اسی حقانیت کا خود ثبوت ہمایا کر دیا۔ اس طرح سے قرآن نے ثابت کر دیا کہ یہ خدائی زبان ہے اس میں نہ کوئی تحریف ہو سکتی ہے۔ نہ ہی ایسی عبارت کوئی بنا سکتا ہے اگر یہ خدائی کلام نہ ہوتا تو بے شمار لوگ اختراع کرتے اور اس میں عبارات شامل کر دیتے۔ اور بنا دیتی آیات پیش کر دیتے۔ اس طرح خود خدا نے اس کی حقانیت کا ثبوت ہم پہنچا دیا۔

اس کی عیسائی خود تصدیق کرتے ہیں۔

جرمنی کے شہر میونخ میں جو یونیورسٹی ہے۔ اس نے تقریباً پچاس سال سے ایک شعبہ قرآن اور اس کے مخطوطات کو جمع کرنے اور مقابلہ کا قائم کیا ہوا ہے۔ اس شعبہ کے ڈائریکٹر نے بیان دیا کہ انھوں نے تقریباً پچاس ہزار نسخے تمام دنیا سے اکٹھے کئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سب کا مقابلہ کیا گیا۔ مگر سب قرآن یکساں ہیں۔ ایک میں دوسرے سے کوئی فرق نہیں۔ ملاحظہ کیا کہ عیسائی اور یہ سربراہ کس طرح قرآن کے حق میں گواہی دے رہا ہے اسے کہتے ہیں عبادہ

دُعا ہے جو سر چڑھ کر ہوئے۔

برفلاں ازیں کسی اور آسمانی کتاب از قسم توریت۔ زبور اور انجیل نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ کہ ہماری مثل آیات بنا کر لاؤ۔ ان کی تصدیق کی بھی ضرورت تھی۔ سو قرآن نے اپنا ثبوت پیش کر کے تمام دنیا کو مات کر دیا۔ پھر اس نے توریت اور انجیل کی خود تصدیق کر دی کہ یہ کتابیں الہامی تھیں۔ اس لیے مسلمانوں کو ہدایت ہوئی۔ کہ انھیں تسلیم کرو مگر ساتھ ہی بہانہ گاہی بدل اعلان کر دیا۔ کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں ادل بدل کر کے تحریف کر دی ہے۔

اعلان قرآن

- (۱) ان لوگوں میں سے ایسے لوگ دیہود و مسیحی بھی ہیں۔ جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے پھر بھی بدل ڈالتے ہیں۔ "القرآن سن آیت،
- (۲) ان لوگوں دیہود و نصاریٰ کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے منہوں سے نکلی ہوئی کو اور ان کی کماٹی گوشت۔ (القرآن سن ۲-آیت ۷۷،
- (۳) دیہود و نصاریٰ، کلام اللہ کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں۔ اور جو کچھ نصیحت انھیں کی گئی تھی۔ اس کا بہت بڑا حصہ عیبلا بیٹھے۔ ان کی ایک نہ ایک خیانت پر تجھے رہیغیر اسلام، اطلاع ملتی ہے گی۔ (القرآن اماند ۱۰۱،
- (۴) اور فرمایا جو اپنے تئیں نصرانی یعنی عیسائی کہتے ہیں۔ ہم نے ان سے بھی عہد و پیمان لیا تھا انھوں نے بھی اس کا بہت بڑا حصہ فراموش کر دیا۔ جو انھیں نصیحت کی گئی تھی۔ تو ہم نے بھی ان میں انھیں بنف و عداوت

ڈال دی۔ جو قیامت تک رہے گی۔ القرآن المائدہ ۱۷،
 یہ اس قرآنی اعلان سے واضح ہو گیا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی تورات
 اور انجیل میں تحریف کر دی۔ انہیں اس طرح بدل ڈالا۔ اس لیے مسلمانوں کا فرض تھا
 کہ وہ اصل کتابوں پر ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی ہدایت کے مطابق یہ بھی مانیں
 کہ موجودہ انجیل بدل ہوئی ہے۔

عیسائی خود عیسائی عالم انجیل میں تحریف کی تائید کرتے ہیں۔
 ۱۱، انگریز عیسائیوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلو پیڈیا بری ٹینیکا رقمطراز ہے
 وجلد ۳ صفحہ ۵۱۵ پیرا ۴، بائبل کے عبرانی اور یونانی متن کے مطالعہ سے ان
 الہامی عقائد کی بنیادیں ہل گئیں جن پر بائبل کی صداقت اور اس کے کلام الہی
 ہونے کا دارومدار تھا۔ محیفوں کے باہمی اختلاف اور ان پر اب مزید پردہ نہیں
 ڈالا جاسکتا۔

یہ قایل عورت ہے کہ چھاپے کی ایجاد تک پہنچنا تو یونانی میں اور نہ لاطینی میں ہمس
 کے متن میں مکمل یکسانیت موجود تھی۔ اور اس میں ترمیم و تہذیب کرنے والوں نے کلیساؤں
 سے متعلق اصولوں کو منسوخ کر دیا۔ وجلد ۳ صفحہ ۵۱۹ پیرا ۴،
 ۱۲، ایم۔ آر برانٹ کا بیان ۱۔

”۱۳، میں مارشیل نامی ایک شخص نے یہ دلیل پیش کی کہ مستند انجیل نہ صرف عہد نامہ
 عتیق کے متضاد تھی بلکہ عہد نامہ جدید کی گئی۔ نیز یہودیہ کے پرجوش حامیوں نے اس میں بری
 طرح رد و بدل کیا۔“

۱۴، چوتھی صدی کے عیسائی عالم فاسٹ (FAUST) فرماتے ہیں۔
 ”اناجیل کے نام سے مشہور کتابیں شاگردوں کے عہد سے بہت دیر بعد غیر معروف
 اشخاص نے تحریر کیں۔“

د، ایک اور عیسائی عالم سلسوس SELSUS نے دوسری صدی میں کہا۔
 ”عیسائیوں نے اپنی اناجیل میں تین یا چار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ
 تبدیلی کی جس سے ان کے اصل مضامین بدل گئے۔“

۶، ایک مسیحی فاضلہ مس میری امین چیرنے تحریر کیا۔

۷، لوقا کی انجیل انسانی تحریر۔

”عہد نامہ جدید کے مؤلفین نہ صرف زبردست پروپیگنڈا کرنے والے تھے۔
 بلکہ ناظر بھی تھے۔ لہذا ہر ایک نے مسیح کے پیغام آپے حسب منشا تو جمع کی
 ہے۔ سب لوقا نے اپنی انجیل محض اس لیے لکھی کیونکہ وہ بدست مرقس
 کی انجیل سے مطمئن نہ تھا۔“

۸، مرقس کی انجیل مسیح کے بعد لکھی گئی۔

مرقس، پطرس حواری کا پیرد تھا پے پس جو کہ ابتدائی عیسائیت
 کی قدیم ترین شہادت سے لکھتا ہے۔ ”مرقس نے پطرس کے ترجمہ کی حیثیت سے
 حضرت مسیح کے تمام اقوال و افعال قلمبند کر لیے۔ لیکن ان میں ترتیب کا خیال
 نہیں رکھا۔ کیونکہ نہ تو اس نے آقا سے براہ راست سنا تھا نہ اس کی
 پیروی کی۔“

پے پس کی تحریر سے ثابت ہوا کہ مرقس کی انجیل نہ الہامی ہے اور نہ اس کا
 حضرت مسیح کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔

۹، متی کی انجیل بھی غیر الہامی ہے۔
 ”ڈنڈ ویلو تحریر کرتا ہے۔“ جو کچھ بیان ہوا اس سے عیاں ہے کہ متی کا

اس انجیل کو براہ راست تیار کرنا بعید از تیاس ہے۔“

د، یوحنا کی انجیل جو رائج ہے اس کی اپنی تصنیف نہیں۔

کلید سٹون برائن لکھتا ہے: "سینا پٹکس (دیگر تینوں انجیلوں) اور یوحنا کی روایات میں جو زبردست تضاد ہے۔ اس سے یہ امر بعید از قیاس ہے کہ یہ کلیں کے ایک پتھر سے لکھی ہو بلکہ اس دستاویز سے تو ثابت ہے کہ کسی فلاسفر کے ذہن کی لکھی ہوئی ہے۔"

ان چاروں انجیلوں کے علاوہ جنہیں عیسائی مستند مانتے ہیں دوسو کے قریب اور انجیلیں لکھی گئی تھیں۔

قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق لکھا کہ انجیل و توریت میں تحریف یعنی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں مسلمانوں کا اس پر ایمان ہے۔ بزرگ عیسائیوں کے اپنے محققین علماء اور فضلاء کے فیصلہ کے مطابق موجود انجیل الہامی نہیں ہیں جب اصل ہی ختم ہو گئی تو اس کی خود بخود تفسیح ہو گئی۔ عیسائیوں کی "ناطق" ملاحظہ ہو کہتے ہیں کہ قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ کہ انجیل منسوخ ہو گئی۔ اس عقل کے بند وجہ اصل ہی نہ رہی اور خدا نے فرما دیا۔ کہ انجیل تبدیل ہو چکی ہے۔ پھر وہ خود بخود ختم ہو گئی۔

خود خدا کا صاف حکم بھی ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری یعنی پیغمبر اسلام کی پیروی کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔" والقرآن آل عمران، اللہ تعالیٰ نے اس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم دیا۔ یہ تو ایک ہے قرآن میں ایسی عیسوی آیات ہیں۔ جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل متابعت کا حکم دیا گیا ہے اس طرح عیسائیت منسوخ ہو گئی۔ جیسے حضرت عیسیٰ کی آمد سے یہودیت ختم ہو گئی تھی پیغمبر اسلام نے فرمایا: اگر کوئی بھی زندہ ہو تو اس کو بھی میری پیروی کے سوا چارہ کار نہ ہوتا۔" صحیحین،

درا آگے چلتے انجیل کی اپنی شہادت مطالعہ کیجئے۔

یہ سیاحہ شی اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "تم نے زندہ خدا ربّ نواح
ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے۔" ^{۲۳۳} دیرہیا
زمانہ حالی میں بائبل کی تنقید ایک مستقل فن کی صورت اختیار کر چکی ہے۔
عیسائی عالم اور محقق اس سلسلہ میں ایک شعبہ قائم کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں
کتابیں اس فن پر لکھی جا چکی ہیں اور ان کی زبان میں یہ تکنیک چینی تین اقسام
کی ہے۔

(i) HIGHER CRITICISM

(ii) TEXTUAL (iii) HISTORICAL

انہوں نے اناجیل میں سینکڑوں غلطیاں نکالیں اور ثابت کر دیا کہ کوئی بھی انجیل الہامی نہیں
اسی طرح تورات، زبور اور انجیل سب منسوخ ہو گئیں کیونکہ ان میں انسانوں نے
بے حد تذبذبیلاں کر دی تھیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نیا
قانون نافذ کر دیا جو کہ اب تک رد و بدل سے بالکل محفوظ ہے اور تباہی تک پہنچا

باب دوم

ناسخ و منسوخ

باب اول میں نسخ کی تعریف کی جا چکی ہے۔ مزید اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ ایک
چیز کا دوسری چیز سے ازالہ کر کے دوسری کا اثبات کرنا۔ اس کے معنی کتاب لکھنے کے
بھی ہیں۔ جیسا پیول نے اپنے پمفلٹ "منسوخ" میں دو آیات مقدسہ قرآن کریم
سے پیش کی ہیں۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے معنی دے کر اپنا استدلال
پیش کیا ہے۔ حالانکہ ان کے سیاق و سباق کا عیناً مندرجہ ہوتا ہے تاکہ ہر

مطلب تک رسائی ہو سکے۔

پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۵ ہے۔ یہ آیت یہودیوں کے متعلق ہے یہودی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر بہت جزبہ تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ نبی ان میں سے ہوتا۔ تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ نہ ہوتی۔ مگر قرآن کا شریعت محمدی کا پیش کرنا، شریعت موسیٰ کو منسوخ کرنا تھا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتا تو وہ میری پیروی کرتا اور ازالہ الحقا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مقدمہ کے ذریعہ اعلان فرمایا۔ کہ اگر ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ تو اس سے بہتر آیتیں ہیں۔ یعنی اگر تودیت کا بیان کردہ ثانوی منسوخ ہو گیا۔ یا بھلا دیا گیا۔ تو ذرہ بھر بھی مفاد فقہ کی بات نہیں۔ ہم نے اس سے بہتر قانون و شریعت محمدی، نازل کر کے نافذ کر دیا۔

دوسری آیت سورہ النحل کی آیت ۱۰۱ ہے اس کے ذریعہ کفار کے مقابلہ میں وحی کی صداقت کو ثابت کرنا ہے۔ کافر اعتراض کرتے تھے کہ احکام کی جگہ دوسرے حکم کیوں آتے ہیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت اور بشارت دی ہے کہ اس کلام کو ایک ایک ایسی روح جبرائیلؑ، کچھ کی پیشی کر سکتی ہے وہ سر اسر مقدس و مطہر روح ہے جو اللہ کا کلام پوری امانت کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتی ہے وہ روح کیا ہے جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ایک ہی مضمون کو ایک مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ دوسری مثال سے سمجھایا گیا ہے۔ ایک ہی قصہ بار بار آیا ہے اور ہر جہر اس کو دوسرے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک معاملہ کا کبھی ایک پہلو پیش کیا گیا کبھی دوسرا پہلو بیان

کیا گیا ہے ایک بات کو ایک وقت مختصر بیان کیا گیا۔ اور دوسرے وقت مفصل بیان کیا گیا۔ اس طرح جبرائیل قرآن کو لے کر آتے، اور ایک ہی وقت سب کچھ نہ لے آنے کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ نفوذ باللہ خداوند تعالیٰ کے علم میں کوئی کمی ہے جیسا کہ زیر نظر پمفلٹ میں الزام لگایا گیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی قوت فہم کمزور اور ناقص ہے جس کے سبب وہ بیک وقت ساری بات کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور نہ ایک وقت کی سمجھی ہوئی بات میں پختہ ہو سکتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کو انسانوں کو سمجھا کر انہیں پکا کرنا تھا۔ اس لیے جیسا کہ آیت ۱۰۷ سے آگے آیت ۱۰۷ و ۱۰۸ تشریح کرتی ہیں۔ روح القدس کو تھوڑا تھوڑا کلام دے کر بھیجا گیا کبھی اختصار سے کبھی تفصیل سے کام لیا گیا۔ کبھی ایک طریقے سے بات سمجھائی۔ کبھی دوسرے طریقہ سے۔ ایک ہی بات کو بار بار کئی طریقوں سے فہم نشین کرانے کی کوشش کی گئی۔ تاکہ مختلف قابلیت کے متلاشیان حق ایمان لاسکیں۔ اور اپنے ایمان میں کامل اور پختہ ہو جائیں۔

یہ حقیقت ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ قرآن کے اتارنے والا۔ بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے جو خالق کل ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی طبیعت سے واقف ہے۔ اس کی استعداد کو جانتا ہے۔ تمام حالات اور تمام مقامات اس کے علم میں ہیں، جس وقت اس نے مناسب سمجھا۔ اور ضرورت محسوس کی کہ اس کے بندوں کو کس قسم کی ہدایت ضروری ہے۔ وہ موقع اور وقت پر جاری کر دی گئی۔ نہ اس کا قبل از وقت جاری کرنا مناسب تھا۔ اور نہ ایک ہی وقت ایک خاص مسئلہ کے متعلق تمام ہدایات دینا مفید ہو سکتا تھا۔ اسے ہی نسخہ کہا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک آیت کی جگہ دوسری کو نازل کرنا کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے جس وقت چاہے اور جب ضرورت وقت ہو

احکام میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کے مانتے والوں کی رہنمائی ہو سکے
 وہ پابند نہیں وہ تادر مطلق ہے۔ ہاں اگر اس سے کلام میں ان کی تکمیل کے بعد کوئی
 تبدیلی واقع ہوتی۔ تو پھر اس تبدیلی کو کذب و افتراء کہا جاسکتا تھا۔ قرآن کریم
 کا نزول ۲۳ سال جاری رہا۔ اس کی تمکین کو جو وہ سو سال سے زائد ہو چکے ہیں۔
 بعد ازاں اس کی عبارت میں کسی جگہ بھی ذرہ بھر کی بیشمی یا نسخ کا عمل نہیں ہوا۔
 جس طرح ای۔ ڈاکٹر یا طبیب اپنے مریض کی بدلتی ہوئی حالت کے مطابق نسخہ
 میں رد و بدل کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنی ہدایات
 میں تبدیل کر دیتا ہے اور اگر حالات کا اقتضا ہو تو پہلی ہدایت کو ختم کر دیتا ہے۔
 جیسا کہ مسلمانوں کے لیے پہلے مسجد اقصیٰ قبلہ بنا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ
 کو منسوخ کر دیا اور مسجد الحرام کو قبلہ قرار دے دیا گیا۔ پہلے بتایا گیا کہ جہاد میں ایک
 مسلمان دس گنا ہار پر بھارا ہوگا۔ پھر مسلمان ہو کر مسلمان اپنے سے دو گنے کافروں
 پر غالب آئیں گے۔ یہ امر قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم میں سات قسم کے بیان ہیں
 (۱) اسلام کے اصول (۲) گذشتہ انبیاء اور فرشتوں کے واقعات (۳) ہستی باری تعالیٰ
 کے دلائل و شواہد (۴) حشر و نشر قیامت اور بہشت اور دوزخ کے حالات (۵)
 مناسک اور عائیں اور پیشگی کیاں رہا کائنات کی تخلیق (۶) شرعی احکام۔ پہلے چھ
 میں قطعاً کوئی رد و بدل نہیں ہوا۔ صرف ساتویں شق کے تحت حکموں میں اللہ تعالیٰ
 نے خود اس وقت کے حالات کے پیش نظر کچھ نظر ثانی کر دی۔ اللہ تعالیٰ انسانوں اور
 اس کی نفسیات کا فائق ہے۔ بجائے یک لخت ایک ہی بار کسی حکم کو جاری کرنے
 کے تدبیر سے کام لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ ہم تمہاری آزمائش کریں گے تمہارا امتحان
 لیں گے۔ امتحان کے کئی ذریعے ہوتے ہیں۔ ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ کسی حکم میں غلطی

کے مطابق کچھ کمی بیشی کروں۔ جو پکے ایماندار لوگ ہوتے ہیں وہ فوراً تسلیم کر دیتے جن کے دلوں میں کھوٹ یا کپٹ یا منافقت ہوتی ہے۔ وہ اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اس طرح زندہ درگاہ الہی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ یہودی یا عیسائی جو خود بھی اعتراض کرتے تھے اور مسلمانوں کے دلوں میں بھی شک شبہ پیدا کرتے تھے۔ ناسخ و منسوخ اور رد و بدل والے پمفلٹ لکھ کر عیسائیوں نے پھر اپنی پرانی بد عادت کو دہرایا ہے ورنہ ہات کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ جب ایک حاکم یا حکیم یا انجینئر یا سائنسدان یا فلسفہ دان اپنے نسخہ ترکیب، ایجاد، دریافت اور دلائل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ تو اگر یہ مالک ارض و السموات اللہ تعالیٰ نے جو ہر شے پر قادر ہے اپنی ہدایات میں جو بزرگ آیات نازل کیں کوئی تبدیلی کر دی کوئی آسمان گر گیا۔ وہ آیات من و عن موجود ہیں۔ انھیں قرآن سے نکالا نہیں گیا۔ یہ کام اس کے حکم کے تحت ہوا۔ ان اگر کوئی فانی انسان ایسا کرتا تو قابل اعتراض ہوتا۔ اب ہم انجیل سے ناسخ و منسوخ ثابت کرتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ان کے ماننے والوں نے انجیل کو مستح کر ڈالا کسی حکم آیت ہی نہیں رہنے دیا مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنی نازیبا حرکات و تبدیلی و تفسیر انجیلیات کو چھپانے کے لیے اسلام کے بے داغ آئینہ پر کشدگی اچھالتے ہیں۔ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب کہا
چہ دلا در است دزدے کہ بکف چراغ دارد / چو رکشا پوشیا رہے کہ ہاتھ میں چراغ بھی
لئے ہوئے ہے، ان ظالموں نے انجیل کا وہ حشر کیا ہے کہ اصل کو بالکل نقل میں تبدیل کر دیا ہے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) پرائسٹنٹوں کی انجیل میں ۴۰ کتب ہیں جبکہ رومن کیتھولک کی انجیل میں ۷۲ کتب ہیں۔ بتلایئے کونسی سچی مانی جائے۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام پر ایک اور محض ایک انجیل نازل ہوئی۔ انہوں نے اس ایک انجیل کو ختم کر دیا اور بیسیوں انجیلیں بنا ڈالیں۔ کسی اصلی مانا ہائے۔

(۳) ۱۹۶۰ء میں امریکہ میں انجیل کا تازہ ترین ایڈیشن چھپ گیا ہے ملاحظہ کیجئے بہت سی عبارتوں اور لفظوں کو بالکل تبدیل کر دیا گیا ہے دلیل یہ دی گئی کہ پرانی بائبل کی انگریزی کچھ مقامات پر سمجھ سے بالا تھی۔

(۴) انجیل نازل ہوئی عبرانی میں۔ اب عبرانی انجیل غائب ہو چکی ہے اگر بے توبہ کرے دیگر زبانوں میں اپنے حسب منشا حضرت مسیح علیہ السلام کے زندگی کے حالات ادا ان کے وعظوں کو ترجمہ کر دیا گیا ہے اصل کہاں تھی؟ کیا زندگی کے حالات اور وعظ الہامی ہو سکتے ہیں؟ سوچو غور کرو۔

(۵) بقول انجیل متی حضرت عیسیٰ نے شریعت موسیٰ کو منسوخ کر دیا متی باب ۵ ص ۱۷-۱۸، تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے دبا سے کال پڑنا پھر مائے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی تالش کر کے تیرا کر نہ لینا چاہے۔ تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔ جو کوئی تجھے ایک کوس بیگاں میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔

عیسائیوں کے رسالہ منسوخ میں لکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔ (۱) یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ بلکہ لوہا کرنے آیا ہوں۔ (متی ۵: ۱۷) مگر پولوس کہتا ہے کہ یہ شریعت کی سب باتیں لعنت کے تحت ہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ موجودہ عیسائیت کے بانی پولوس نے شریعت کو لعنت کہا کہ کس طرح اس کی دھجیاں اڑا دیں۔

(۲) کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تنبیہ کرتے ہیں۔ وہ سب لعنت کے تحت ہیں چنانچہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتوں پر قائم نہیں رہتا۔ جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں وہ لعنتی ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص

خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ لکھا ہے راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ ان کے سبب جیتا رہیگا۔ مسیح جو ہمارے واسطے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا لعنتی ہے۔

حضرت مسیح کی متضاد باتیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں امتی ۵، ۳۵ د ۳۴۔ ۴۴، جو کوئی ماننے والے پر طمانچہ مانے دوسرا بھی اسی کی طرف پھیرے۔ تم سن چکے ہو کہا گیا تھا کہ اپنے پر دوسی سے محبت رکھو اور اپنے دشمن سے عداوت لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ امتی ۱۰، ۴۴ - ۳۵

”یہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لیے آیا ہوں۔ کہ آدمی کو اس کے پیٹے سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ماس سے جدا کر دوں۔“ اسے کہتے ہیں تضاد۔ یعنی ایک بات دوسری کی بالکل بالٹ دلوں کا خط گلیٹون کے نام باب ۳ سطر ۱۰ تا ۱۳

۳۱، حضرت یسوع مسیح کا فتنے ہوا تھا مگر پولوس نے اس مقدس رسم کو ختم کر دیا گلیٹون ۳۱، ۴۴، حضرت یسوع مسیح نے حضرت موسیٰ کی شریعت کی پیروی کرتے ہوئے خنزیر کا گوشت کبھی نہیں کھایا تھا۔ مگر پولوس نے اسے عیسائیوں کے لیے کھانا ہمارا کر دیا

۵۱، بیٹوں کے بدلے باپ دادا قتل نہ ہونگے۔ بلکہ ہر آدمی اپنے گناہ کے بدلے مارا جائیگا تو ایسے ۴۴، مگر پولوس نے کفارہ کا عقیدہ راسخ کر دیا۔ کہ عیسائی رسولی پر چڑھ کر ان کے ماننے والوں کے لیے کفارہ بن گئے۔

۴۴، چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھ لی۔ کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان ان کو ترتیب دار لکھیں۔ جیسا کہ انھوں نے جو شروع سے دیکھنے والے اور

انجیل کے قادم تھے۔ ان کو ہم تک پہنچایا۔ ر لوتا ہے، اس سے ظاہر ہے کہ وہ واقعات جو انجیل میں درج ہیں لکھنے والوں کے سامنے نمودار نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے سن سن کر جواریوں کے ناموں پر انجیلیں لکھ دیں۔ اسے کہتے ہیں اصل تنسیخ و نسوخ۔

۷، حضرت یسوع مسیحؑ نے ایک خدا کی عبادت کی توحید کو ایمان کی بنیاد مانا۔ مگر یروش نے حضرت یسوعؑ کو دوسرا خدا بنا دیا۔ توحید کو مٹا دیا اور شرک کی بنیاد رکھ دی۔

۸، یروش اس سے آگے بڑھا کہ مسیحؑ کو خدا کا بیٹا بنا دیا۔ یہ نہ سوجھا کہ بغیر بیوی کے بیٹا کس طرح ہو گیا۔ اور عذر نہ کیا کہ حضرت مریمؑ کی پھر کیا حیثیت ہو گی۔

۹، کیا خدا صلیب پر چڑھ سکتا ہے اور اسی کو سولی پر کس پرٹھایا؟ کیا خدا یہ کلمات کہہ سکتا ہے "ایلی۔ ایلی۔ لاما سبقتی۔ میرے خدا میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑا

خدا ہوتے ہوئے پھر اس نے سولی سے چھنے کے لیے کس سے دعا کی امتی ۲۶؟

۱۰، یسوعؑ نے ان سے کہا کہ ابن آدم آدھوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قتل

کریں گے۔ اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔ امتی ۱۸، ۲۲-۲۳

ذیل کے ان سوالات کا عیسائی جواب دیں۔

۱۱، کیا یہ انجیل جو تمہارے پاس ہے وہی کتاب ہے جسے یسوع مسیحؑ نے بطور اہامی کتاب کے لکھا یا لکھوایا۔

۱۲، کیا یسوع مسیحؑ نے اپنی زندگی میں کسی کو اپنی طرف سے کچھ لکھنے کا حکم دیا؟

۱۳، کیا یہ انجیل جو کہ تمہارے پاس ہے یسوع مسیحؑ کی زندگی میں لکھی گئی؟

۱۴، کیا موجودہ انجیل فردا ہی مسیحؑ کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد لکھی گئی؟

مشرعین اپنی کتاب ڈاٹا گلوٹ میں کہتے ہیں۔ "بائبل میں مزار غلطیوں کی شکا دہی

ہے۔ اب تک تقریباً سات سو مسودات و مخطوطات۔ تصدیق نامی زبان میں دستیاب ہو چکے ہیں

جبکہ موجود بائبل کی بنیاد صرف آٹھ مخطوطات پر قائم ہے۔ اگر تمام مخطوطات الگ ہی تھے

تو ۱۲۷ کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔ اسی بنے انگریزوں کی مشہور عالم کتاب انسائیکلو پیڈیا نے اپنی جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ پر اس پر اعلان کر دیا۔ کہ بائبل کو اب الہامی نہیں قرار دیا جاسکتا۔ صفحہ ۱۱۵ کا پیرا لکھ بھی یہی بیان کرتا ہے۔ کہ بائبل وسیع تبدیلیوں کا شکار ہو چکی ہے؟

واقعی اصل انجیل یا توریت قرآنی حکم کے مطابق کتاب المیز تھیں مگر جب اصل بائبل ناپید ہو کر دنیا سے مٹ گئی۔ برصغیر میں نے خود کہا۔ "تم سفندہ عوارث قراچ ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا۔" (پریمیا ۲۳)

اب بگڑی ہوئی کتاب جس کی اصل مٹ چکی ہے کتاب المیز نہیں کہا جاسکتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو "نور" کے لفظ سے مخاطب کیا کہ وہ نور جس طرح اترتا جیسا پہلے باب میں ثابت کیا جا چکا ہے اب تک من و عن باقی سے ختم کر دہ قرآن کریم کا نسخہ جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت ان کے زیر مطالعہ تھا۔ اب تک خون کے چھینٹوں کے ساتھ محفوظ ہے۔ پھر یہ ڈھیلیٹ بن کر کہنا کہ حضرت عثمان نے قرآن کو جلا دیا تھا۔ بہت بڑا من گھڑت جھوٹ ہے۔ اس عیسائی ادارہ کے لیے باعث شرم ہے۔ موجودہ بائبل بھی اعلان کرتی ہے۔

"اگر کوئی اپنے آپ کو دیندار سمجھے اور اپنی زبان کو مکام نہ دے۔ بلکہ اپنے دل کو دھوکا دے۔ اسی کی دینداری باطل ہے۔" (دیلوقب ۶: ۴)

چند آیات ان عیسائی رسائل میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اور اپنی شقاقیت قلبی کے اظہار کے لیے "سچ" کی گئی ہیں۔ جن سے عیسائی معترف یہ اخذ کرتے ہیں۔ کہ ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً کے طور پر صرف دو آیات مفسرہ کے متعلق حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ پہلی آیت سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۶ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے حاکم صاف حکم جاری کیا ہے کہ "مذہب میں

جبر نہیں، یعنی کسی کو اسلام جبراً قبولی نہ کرایا جائے، نہ ہی کسی کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ یہ عام حکم ہے۔ جس سے عیسائیوں کے باطل پروپیگنڈا کا الزام ہوتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلا۔

دوسری آیت سورہ توبہ کی پانچویں آیت ہے۔ اسی آیت میں ان مشرکین کا ذکر ہے جن کا صلہ انوں کے ساتھ عہد نامہ تھا۔ لیکن وہ عہد نامہ بار بار توڑ دیتے تھے۔ صرف ان کے متعلق کسی عیسائی یا یہودی وغیرہ کے متعلق نہیں بلکہ مشرک بھی وہی جو مسلمانوں کے ساتھ قول و قرار کر کے پھر جاتے تھے حکم ہوا کہ حرت کے پھینے گزرنے کے بعد جہاں ان مشرکوں کو پاؤ قتل کر دو۔ پکڑ لو۔ ان کو روک دو۔ اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ اچھیو۔ اور اگر وہ توبہ کریں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو۔ اللہ بخیرے والا رحیم کرنے والا ہے۔

غور کیجئے۔ اصلیت کیا تھی۔ مگر اپنی بد نظری کی وجہ سے اسے تضاد قرار دیتے ہیں۔ ایک حکم عام ہے۔ دوسرا خاص موقعہ کے لیے ہے۔

ضروری اظہار

۱۱، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قطعی اور واضح پیشینگوئیاں اگر دیکھنی ہوں تو انجیل برٹاس مصلحہ قیمت بارہ روپے کا مطالعہ کیجئے۔
۱۲، عیسائیوں سے مناظرہ کے لیے چار کتابوں کا مکمل سیٹ قیمت پانچ روپے
حصہ لڑاکا علاوہ ہوگا۔ ملنے کا پتہ :-

اسلامی مشن، سینٹ نگر، لاہور
(عیسائی مجاہدین نہیں)